Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں عیدگاہ کیلئے جگہ حاصل کی جائے حضور کا ارشاد

مسجد فضل لنڈن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور انعامات کا تذکرہ اور جماعت کو ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنڈن کی جماعت احمدیہ کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ وہ شہر سے باہر ایک موزوں قطعہ زمین حاصل کریں جسے بطور عیدگاہ استعمال کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اس جگہ کو مختلف اجتماعات کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت ۸ اگست ۱۹۸۰ء کو لنڈن پہنچنے کے بعد مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے دی۔

برطانیہ کی جماعت کے ترجمان اخبار احمدیہ بلیٹن نے ستمبر ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں اس بارے میں خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اس جمعہ میں ڈیڑھ ہزار سے زائد احمدی احباب دور و نزدیک سے پہنچے ہوئے تھے۔ اس خطبے میں حضور نے اپنی صحت کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ وہ گزشتہ دنوں گردے کی تکلیف میں مبتلا رہے ہیں جس کی وجہ سے ڈاک کا بہت حصہ ابھی دیکھنا باقی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس لئے آئندہ چند دن تک وہ لنڈن میں یہ کام نمٹائیں گے اور احباب سے ملاقاتیں بعد میں ہوں گی۔ تاہم حضور نے فرمایا کہ افریقہ کینیڈا اور امریکہ کے دورے سے واپسی کے بعد وہ احباب کے ساتھ زیادہ وقت گزار سکیں گے۔

اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکات و افضال کا تذکرہ فرمایا۔ یہ انعامات خداوندی پچھلے دو سال سے جماعت احمدیہ پر ہو رہے ہیں جو ان میں سب سے اہم برطانیہ میں پانچ مراکز احمدیت کا حصول تھا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے۔

حضور نے اس ضمن میں جماعت [illegible] کی کوششوں کو سراہا اور ان کے لئے دعا کی۔ نیز ازاں حضور نے اوسلو (ناروے) میں مشن ہاؤس کے افتتاح کا ذکر کیا اور فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و حمایت کا ایک اور نشان ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مرکز کے قیام میں بہت سی مشکلات اور روکاوٹیں پیش آئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سب کو دور کر دیا۔

خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے سپین میں ساڑھے چار ایکڑ زمین کے حصول کا ذکر فرمایا۔ اس میں قرطبہ کے نزدیک مسجد اور مشن ہاؤس کمپلیکس تعمیر کیا جائے گا۔ حضور نے بتایا کہ عمارتوں کی تعمیر کا منصوبہ پہلے ہی مکمل کر لیا گیا ہے۔ حضور نے امید ظاہر کی کہ اگلے سال اس مشن ہاؤس کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آ جائے گا۔

اس کے بعد حضور نے جماعت احمدیہ کے مقاصد دینیہ کی ترویج کے لئے دو اہم ہدایات فرمائیں۔ حضور نے جماعت برطانیہ کی طرف سے چھاپے گئے دو پمفلٹوں کی تعریف فرمائی۔ اور فرمایا کہ چونکہ لاکھوں سیاح ہر سال اس ملک میں آتے ہیں۔ اس لئے ان میں سے ایک پمفلٹ کو جس کا نام ہے احمدیت کیا ہے؟ "What is Ahmadiyyat" اس کا دیگر متعدد زبانوں میں ترجمہ کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دیگر قوموں کے لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کی طرف ایک اہم قدم ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عیدگاہ کے حصول کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس جگہ کو نوجوانوں کی تربیت گاہ کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور غیر مسلموں کو احمدیت کا پیغام اس طرح بھی پہنچایا جا سکے گا کہ ان کو ایسے اجتماعات میں شریک کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے ابلاغ کی وہ مشکلات دور کرنے میں مدد ملے گی جو کہ عموماً مختلف قوموں کے لوگوں سے سلسلہ کلام پیدا کرنے میں پیش آتی ہیں۔ اور اس طرح سے ہم کو اسلام کا پیغام [illegible] پہنچانے کا موقعہ ملے گا۔

— حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخر میں احباب جماعت کو درخواست کی کہ وہ حضور کی مکمل صحت یابی اور اچھی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲۴
قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۱۸ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ ۲۹ تبوک ۱۳۵۹ہش ۲۹ ستمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۲۱

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۷ تبوک / ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں لنڈن سے جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آنے والی ۲۵ ستمبر کی اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ دورہ خصوصی معجزانہ تائید سے اختتام پذیر فرمائے۔ حضور کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں خیریت سے وطن واپس لائے اور ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

— حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری اور ہلکی حرارت کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

— میرے والد صاحب مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ بخارا جو کہ سلسلہ کے بہت پرانے خادم ہیں کچھ عرصہ سے دل اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آج کل حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد سے نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت والد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تا کچھ عرصہ اور ہم ان کی دعائیں حاصل کر سکیں۔

کریم ظفر ملک دار العلوم شرقی ربوہ

میری بھابھی کو درد گردہ کی تکلیف ہے۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ناصر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ

... مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ اس کائنات کی بنیاد وحدانیت پر ہے اس میں انتشار کا ایک ذرّہ بھی نہیں پایا جاتا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی عظمت یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ اللہ نے نوعِ انسان کو امّتِ واحدہ بنانے کا فیصلہ کیا

ہر بھلائی اور ہر خیر ہمارے پیدا کرنے والے خدا کی طرف سے آتی ہے اس لئے اس سے ہمیشہ مضبوطی سے وفا کا تعلق قائم رکھو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ نبوت ۱۳۵۸ ہش مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم محمد انور صاحب قریشی شاہد رکن شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جیسا کہ میں اپنے دوستوں کو بھی اور جب بیرون ملک سفر میں ہوں تو غیر مسلم دنیا کو بھی اس بنیادی حقیقت کی طرف ہمیشہ توجہ دلاتا ہوں کہ اس کائنات کی بنیاد وحدانیت پر ہے۔ خدائے واحد و یگانہ نے اسے پیدا کیا۔ مادی اشیاء کو۔ کائنات کو بھی اور انسان کو بھی۔ اس کے متعلق کچھ تفصیل سے میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ تفصیل تو

اللہ تعالےٰ کی صفات

کی اس قدر لمبی ہے کہ انسان پیدائش سے لے کے قیامت تک بھی بیان نہیں کر سکتا۔ بنیادی بعض باتیں اس وقت میں بتاؤں گا۔

ہمیں قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ

خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ (الانعام آیت ۱۰۳)

ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ نے

رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ (طٰہٰ آیت ۵۱)

ہر چیز کو جس غرض کے لئے پیدا کیا۔ اس کے مطابق اور مناسب اعضاء بھی دیئے۔ اور مختلف کیمیاوی اجزا بھی دیئے اور قوتیں بھی دیں۔ اور صلاحیتیں بھی پیدا کیں اور استعدادیں بھی عطا کیں۔ اور ہر چیز کو ایک میزان میں اس نے باندھا۔ ایک ایسا قانون بنایا کہ اس قدر وسیع کائنات میں انتشار کا ایک ذرّہ بھی نہیں پایا جاتا۔ ہر چیز دوسرے سے بندھی ہوئی ہے۔ وَضَعَ الْمِیْزَانَ توازن کا ایک اس نے قانون اس میں جاری کیا۔ یہ جو توازن کا قانون ہے یہ قانونِ قدرت کی بنیاد بنتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کائنات میں بنیادی طور پر دو مختلف خلق کیں۔ ایک انسان اور ایک انسان کے علاوہ ہر شئے۔ اور یہ جو میزان ہے یہ انسان کے علاوہ جو ہر شئے ہے۔ اسے میزان میں باندھا آپس میں توازن ایک بنایا ہے اور جو انسان ہے اسے بھی میزان میں باندھا۔ توازن اس کے اندر قائم کیا۔ اسے آنکھ دی دیکھنے کے لئے کان دیئے سننے کے لئے۔ اس نے دوسرے حواس دیئے اور عقل دی۔ ان میں

توازن پیدا کرنے کے لئے

جو نتیجہ نکالتی ہے مختلف حواس کے مشاہدات کا۔ انسان اپنے طور پر بھی خود کائنات کا ایک بڑا حصہ ہے۔ شائد مادی وسعتوں کے لحاظ سے تو نہیں، یوں کہنا چاہیئے کہ یقیناً مادی وسعتوں کے لحاظ سے تو نہیں لیکن اپنی اہمیت اور مقصدِ حیات کے نتیجہ میں یہ کائنات کا بڑا حصہ ہے۔ اس لئے کہ کائنات کی ہر شئے انسان کی خادم بنا کے پیدا کی گئی اور انسان کو بحیثیت انسان، بنی نوع انسان کو اللہ تعالےٰ نے مجموعی طور پہ اتنی عظیم اور وسیع طاقتیں دے دیں کہ کائنات کی ہر چیز سے وہ خدمت لینے کی طاقت اور قوت رکھتا ہے۔ اور انسان کو مادی طاقتیں بھی دیں۔ اس کی پیدائش کی غرض بہت اہم بہت بلند تھی۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّاریات آیت ۵۷)

اس نے اپنے پیدا کرنے والے رب کی صفات اپنے اندر پیدا کر کے اپنی زندگی گزارنی تھی۔ اس مقصد کے لئے وہ پیدا کیا گیا تھا۔ صاحب اختیار ہے۔ کچھ اس مقصد کو پانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اپنے اعمال صالحہ کے نتیجہ میں اور کچھ ناکام ہوتے ہیں۔ لیکن کامیاب ہونے کا امکان سب کے لئے موجود ہے کیونکہ وہ طاقتیں ان کو عطا کی گئی ہیں اور جہاں نوعِ انسانی کو بحیثیت نوع اور اجتماعی لحاظ سے وہ ساری طاقتیں اور صلاحیتیں دے دی گئیں کہ وہ کائنات پر بطور مخدوم کے خدا کے حکم کے ماتحت حکمرانی کر سکے۔ وہاں ہر فرد بشر جو دنیا میں پیدا ہوا ہر دوسرے فرد بشر سے مختلف ہے۔ اس لئے کہ انسان نے تمدنی زندگی گزارنی تھی ایک دوسرے کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کا میزان کا تعلق ایسا تھا کہ انتہائی عروج کو اپنی ترقیات میں وہ اکیلا نہیں پہنچ سکتا تھا بلکہ اس کی نوع نے پہنچنا تھا۔ اسی واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں میں سے ایک بڑی عظمت یہ ہے کہ آپؐ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسانی کو امتِ واحدہ بنانے کا فیصلہ کیا۔ اگر ہر شخص کو مثلاً ساری دنیا کی ہر شئے سے مادی کائنات، مادی دنیا کی ہر شئے سے خدمت لینے کی طاقت دے دی جاتی تو کسی دوسرے کی مدد کا۔ اس کے بھائی چارے کا۔ تقسیم کار کا وہ محتاج نہ ہوتا۔ وہ کپڑے بھی اپنے بناتا، وہ غذا بھی اپنی پیدا کرتا۔ وہ علم بھی خود اپنے طور پر حاصل کرتا کسی استاد کی اُسے ضرورت نہ ہوتی۔ کیونکہ یہ ساری چیزیں اس کے پاس خدا تعالیٰ نے رکھ دی ہوتیں۔ ایسا نہیں کیا بلکہ DIVISION OF LABOUR ڈویژن آف لیبر، تقسیم کار

تمدنِ انسانی کی بُنیاد

بنا دی گئی۔ اور اس کے نتیجے میں انسان انسان کی طاقتوں اور استعدادوں میں جزوی اور تفصیلی فرق آ گیا اور نوعِ انسانی کو بحیثیت نوع کائنات کی ہر شئے سے خدمت لینے کی طاقت عطا کر دی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے جو قانونِ قدرت بنایا اور جو میزان قائم کیا اور جو اتنی طاقتیں انسان کو دیں دو پہلو ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلووں کے۔ ایک یہ کہ قانون بنا دیا۔ مثلاً گندم کا دانہ جب کھیت میں ڈالا جائے گا تو وہ اُگے گا۔ فلق ہوگی اس کی۔ پھٹے گا وہ ایک پودا بنے گا اور دانے بنائے گا۔ وہ انسان کے لئے غذا پیدا کرے گا۔ قانون بنا دیا کہ شیشم کا درخت موسم خزاں میں پتے گرائے گا۔ یہ اس کا قانونِ قدرت ہے۔ شیشم کا درخت موسم خزاں میں پتے گرائے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ قانونِ قدرت نے اس کو باندھا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی صفات کا یہ جلوہ ہے۔ لیکن بعض نادان، ناسمجھ، نیم پختہ عقل والے اس سے یہ نتیجہ نکال بیٹھے کہ اللہ تعالیٰ IMPERSONAL (امپرسنل) اللہ ہے یعنی ذاتی طور پر تعلق نہیں رکھتا۔ اس نے قانون بنایا اور اس کا حکم چل پڑا۔ وہ کہتے ہیں انسان کی حیثیت ہی کیا ہے خدا تعالیٰ کے مقابلے میں۔ یہ درست۔

انسان کی کوئی حیثیت نہیں

کہ اپنے طور پر اپنے زور سے خدا تعالیٰ سے ایک دھیلہ بھی وصول کر سکے۔ لیکن اگر خدا دینا چاہے تو ہر دو جہاں انسان کے قدموں میں لا کے رکھ دیتا ہے۔ اور یہ محض دعویٰ نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اور آپؐ کی زندگی ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے آپؐ نے اس قدر پیار کیا اور خدا تعالیٰ کے اس قدر پیار کو حاصل کیا کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ ساری کائنات جو تھی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کے رکھ دی گئی اور یہ فیصلہ کیا گیا خدائی تقدیر میں کہ نوعِ انسانی بھی ایک دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی اور امتِ واحدہ بن جائے گی۔ لیکن خدا PERSONAL (پرسنل) ہے یعنی ذاتی تعلق رکھنے والا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی دوسری تقدیر ہے۔ ایک تقدیر شیشم کے درخت کی جو میں نے مثال دی یہ ہے قانونِ قدرت کے مطابق خدا تعالیٰ کے حکم سے، اپنی مرضی سے نہیں، خدا کے حکم سے شیشم کا درخت موسم خزاں میں پتے گرا دیتا ہے اپنے۔ لیکن موسم خزاں میں جب پتے گرتا ہے تو خدا تعالیٰ کا ایک اور حکم نازل ہوتا ہے ہر پتے کے لئے کہ گر۔ تب وہ گرتا ہے ورنہ نہیں گرتا۔

قانون قدرت کے باوجود

ایک سیکنڈ میں تو ہر درخت کے پتے یوں نیچے نہیں گر جاتے۔ کئی ہفتے لگتے ہیں پت جھڑ میں اور کچھ پتے صبح گرے، کچھ دوپہر کو، کچھ شام کو۔ پت جھڑ لگی ہوئی ہوتی ہے آخر وہ درخت ننگا ہو جاتا ہے لیکن یہ جو پتے گر رہے ہوتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہر پتہ ایک نئے کلام، ایک نئے امر، ایک نئی وحی کے ذریعہ سے گرتا ہے ویسے نہیں گر سکتا یہ خدا تعالیٰ کی دوسری تقدیر ہے۔

انسان کو خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں دیں اپنے قرب کے حصول کی تو اتنا کافی نہیں سمجھا گیا کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت آیت: ۵۷) کہ میرے عبد بنیں۔ میرے عکس کو اپنے اندر پیدا کریں۔ میری صفات کا نمونہ ان کے اخلاق کے اندر ظاہر ہو قانون بنا دیا۔ نہیں۔ بلکہ ہر فردِ واحد کو بے شمار وحی خفی اور جلی کے ساتھ اس کی ہدایت اور پرورش کی گئی اور اس کی ربوبیت کی گئی۔

انسان کو جو اس میدان میں سب سے بڑی صلاحیت دی گئی وہ عقل ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا انسان کی ہر صفت پر اس توازن کا جو اصول چلتا ہے اس سے وہ کائنات کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ مثلاً آنکھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو آنکھ دی دیکھنے کیلئے۔ لیکن آنکھ دیکھ ہی نہیں سکتی جب تک

خدا تعالیٰ کائنات میں

سورج کی روشنی نہ پیدا کرتا یا روشنی نہ پیدا کرتا کہنا چاہیئے۔ پھر انسانی عقل نے خداداد عقل نے بجلی بنائی۔ دیئے بنائے کبھی سرسوں کا تیل جلایا روئی لگا کے۔ کبھی اس نے شمعیں بنائیں۔ کچھ لکڑیاں ایسی نکالیں جن کے اندر چکنائی تھی۔ انکی مشعلیں بنا دیں وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کی۔ بہرحال آنکھ اس وقت دیکھتی ہے جب بیرونِ انسان خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ روشنی بھی ہو۔ رات کے اندھیروں میں آنکھ ٹٹولتی تو ہے انسان کا سارا ذہن ہی لگا ہوا ہے اسے کچھ عادتیں ہیں اپنے کمروں میں پھرنے کی۔ بغیر روشنی کے بھی وہ اپنا رستہ اندھیرے میں بھی تھوڑا بہت پا لیتا ہے۔ کبھی گرتا ہے کبھی ٹھوکر کھاتا ہے کبھی اپنے آپ کو چوٹیں لگاتا ہے۔ لیکن آنکھ کے لئے روشنی کا ہونا ضروری ہے۔ انسان کے جسمانی قویٰ جو ہیں جسمانی صلاحیتیں، اس حصے پر میں پہلے بھی بہت کہہ چکا ہوں اسکے مقابلے میں کائنات میں چیزیں پیدا کی ہیں انسان کے جسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشوونما کے لئے انسان کو متوازن کھانا ضروری ہے۔ یعنی کھانے ہی توازن ہو۔ کیونکہ انسان کا جسم کسی ایک کیمیاوی نسخے یا ایک کیمیاوی مرکّب سے نہیں بنا بلکہ

بہت سے مرکّبات

ہیں جن سے مل کے وہ بن جاتا ہے۔ مثلاً ہڈی ہے موٹی چیزیں میں لیتا ہوں باریکیوں میں جائے بغیر۔ بچے بھی سمجھ جائیں گے۔ ہڈی ہمارے گوشت سے مختلف ہے۔ دل کا جو گوشت ہے یا جگر کا جو گوشت ہے وہ جو بکرے کا آپ گوشت کھاتے ہیں۔ آپ کے دانت آپکی آنکھیں آپ کی لمس محسوس کرتی ہے کہ یہ بکرے کے عام گوشت سے کچھ مختلف ہے۔ تو جس چیز سے اس کا دل بنا ہے یا اس کی کلیجی بنی ہے وہ اس سے مختلف ہے۔ بہت سارے مرکّبات کا مجموعہ ہے۔ اس واسطے متوازن غذا کھانا ضروری ہے خون ہے جو اس کی رگوں میں چل رہا ہے (Membrane) ممبرین ہیں۔ جھلّیاں ہیں جو اس کی صحت کی اور جان کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ ایک عالم ہے انسان کے جسم کے اندر بھی۔ اور صرف اس عالم کو پیدا کرنا خدائی تقدیر میں نہیں۔ کیونکہ ہر چیز میں ایک توازن ہے جو کائنات کا حصّہ ہے انسان کے علاوہ اس کو ایک قسم کے توازن میں باندھا۔ اللہ تعالےٰ نے اور انسان کو ایک اور قسم کے توازن کے اندر اس نے اس کو بالکل باندھ دیا۔ اور پھر ان دو توازنوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اور پھر انسان کا تعلق اپنے ساتھ زوج کا یعنی پیار کے تعلق کا وہ اس کو باندھ دیا۔ جہاں وہ مقصدِ حیات پورا ہوتا ہے۔ اس کے لئے انسان کو جسمانی طاقتیں دی گئیں "تاکہ

خدا تعالےٰ کی راہ میں

وہ قربانیاں دے۔ وہ ایثار پیشہ بنے۔ پہلے بھی میں نے بتایا تھا وہ یہ نظارہ دنیا کے سامنے رکھے کہ کسریٰ کی فوج کی ہر پہلی صف تلوار چلانے والی آدھے گھنٹے۔ گھنٹے کے بعد پیچھے بلالی جاتی ہے اور تازہ دم فوج آتی ہے آگے اور ایک مسلمان صف جو ہے وہ صبح سے لے کر شام تک ہر گھنٹے بعد تازہ دم۔ ہر آدھے گھنٹے بعد تازہ دم فوج کے ساتھ وہ لڑ رہی ہے۔ اور تلوار چلا رہی ہے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم اس کی ربوبیت کے نتیجہ میں اور عقلوں کی راہنمائی کے نتیجہ میں اور تجربہ کے نتیجہ میں اور مشق کے نتیجہ میں ان کو ایسا بنا دیا ہے کہ وہ صبح سے شام کر دیتے ہیں اور تھکتے نہیں۔ میں نے پہلے جب بتایا تھا تو یہیں آ کے بات ختم کر دی تھی لیکن یہ تو دن کی بات تھی نا وہ تھکتے نہیں جس وقت آدھا گھنٹہ۔ گھنٹہ تلوار چلانے والی کسریٰ کی فوج رات کو تھکی ماندہ گہری نیند میں پڑ جاتی ہے اس وقت سارا دن تلوار چلانے والا مسلمان رات کو خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ میدان جنگ میں وہ تہجد کی نماز ادا کر رہے ہیں۔

یہ ان طاقتوں کی نشوونما کے لئے کسی چیز کی ضرورت ہے اس کی اپنی طاقتوں کے علاوہ اور دوسرے جہان سے علاوہ بھی۔ یعنی جو کائنات جو طاقتیں پیدا کرنے والی چیزیں ہیں ان کے علاوہ بھی کسی چیز کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا یہ جو دوسرا جلوہ ہے نا یہ اس کی ضرورت ہے کہ کوئی پتّا نہیں گرتا

اللہ تعالےٰ کے حکم کے بغیر

کوئی آجکل گندم بیج رہا ہے ہمارا زمیندار۔ یہاں بھی بہت سے بیٹھے ہیں سینکڑوں۔ کوئی دانہ گندم کا نہیں اگتا جب تک اللہ تعالیٰ کی وحی اس کو نہ ہو۔ حکم نہ اس تک پہنچے کہ اُگ اور میرے بندوں کے لئے گندم پیدا کر۔ اس کے بغیر مٹی بن جائے گا مٹی میں پڑ کے اور انسان کی طاقتیں بھی خدا تعالیٰ کی ہدایت کی محتاج ہیں اور سب سے نمایاں چیز ہمارے سامنے آتی ہے عقل۔ بہت ساری چیزوں کا سامنے رکھ کے اس سے کوئی نتیجہ نکالنا۔ اس وقت بہت سے لوگ ایسے پیدا ہو گئے اس زمانہ میں جو کہتے ہیں انسان کے لئے عقل کافی ہے۔ خدا کہتا ہے عقل نہیں کافی جب تک عقل کی اس عام ہدایت کے مطابق جو عقل کو دی گئی ہے عقل کو ہر موقع کے اوپر جب اس کے استعمال کی ضرورت کسی فرد واحد کو پڑی ایک نئی ہدایت آسمانی سے نہ ملے۔

آج دنیا میں ہزارہا عقلمند ایسے ہیں جنہوں نے مادی دنیا میں تحقیق کی اور اپنی عقل کا اور

تحقیق کا سکّہ جمایا

چوٹی کے دماغ ان کو کہا جاتا ہے۔ قومیں جن کی انہوں نے خدمت کی ان کی پیشوائی کے لئے نکلتی ہیں۔ اور سینکڑوں سال ہو گئے ان کو مرے اور عزّت کے ساتھ ان کا نام لیا جا رہا ہے کہ جی اس نے بجلی ایجاد کی۔ جس نے ترقی کی اور ہر جگہ یہ پنکھے چل رہے ہیں یہ روشنیاں ہو رہی ہیں۔ بڑا احسان کیا ہے اس نے ہزاروں عقلمندوں میں سے کم ہیں جن کی عقل روحانیت کے میدان میں صحیح نتیجہ پہ پہنچی اور انہوں نے اپنے خدا کو پہچانا اور جس کی حمد واجب آتی ہے۔ ہر انسان پر اس کی انہوں نے حمد نہ کی۔ اور تکبر سے انہوں نے کام لیا اور خدا کا بندہ بننے کی بجائے شیطانی راہوں کو انہوں نے اختیار کیا۔ اور اعلان کر دیا کہ ہم دنیا سے اللہ کے نام کو اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ عقلمند ہی ہیں نا وہ۔ تو عقل کے ہر استعمال پر آسمانی روشنی، آسمانی وحی، آسمانی حکم امر کی ضرورت ہے یہ دوسرا آسمانوں سے

سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی۔ (آیت ۵۱)

ہر چیز کو اس نے پیدا کیا۔ اس میں طاقتیں رکھیں اس کو صلاحیتیں بخشیں۔ اس کو استعدادیں عطا کیں۔ پھر ان کے استعمال کے لئے اس کو طریق سکھایا اور سامان پیدا کئے ان کے لئے۔ یعنی دو چیزیں اس نے پیدا کیں۔ سامان پیدا کئے ان کی نشوونما کے۔ مثلاً گندم کا دانہ ہے وہی مثال لوں پھر، گندم کے دانے کیلئے خدا تعالیٰ نے ایک تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام قانون کے مطابق

اس میں قوتیں رکھیں۔ ایک جہاں سے اس نے اپنا سامان لینا تھا۔ نشوونما کا سامان ہی (سائل) میں Fertility (فرٹیلٹی) رکھی۔ یعنی وہ اجزاء رکھے جن سے گندم کا دانہ قوت حاصل کر کے بڑھ کے ایک سے سات سَو تک بھی بن سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق۔ ابھی تک انسان اس قابل نہیں ہوا۔ ناقص ہے اس کی عقل۔ لیکن بن سکتے ہیں۔ سامان پیدا کئے۔ یعنی نشوونما کی طاقتیں رکھیں۔ نشوونما کے سامان پیدا کئے۔ پھر حکم ہوا کہ ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اجزاء کو حکم ہوا کہ ان کو فائدہ پہنچاؤ۔ دوائی۔ ہمارے ہے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے کہ ایک وقت میں ایک بیمار کو ایک دوا صحت نہیں دیتی۔ دوائی کا کوئی اثر نہیں۔ ڈاکٹر کی تشخیص بھی صحیح اس کا نسخہ بھی صحیح اس کے اجزاء بھی درست اس کے بیچ میں ملاوٹ نہیں چاک کی۔ اور وہ کھا رہا ہے اس کو آرام نہیں آرہا۔ اور دس پندرہ دن۔ بیس دن گذر گئے پھر خدا تعالیٰ کے کسی بندے کی دعا یا اس کی اپنی دعا یا خدا تعالیٰ اگر اس کو آزمائش میں ڈال رہا تھا تو خدا نے فیصلہ کیا کہ اب میں اس کو آزمائش سے نکالتا ہوں زبانِ حال کی دعا اس کو ہم کہتے ہیں۔ اس کو اس نے سنا۔ وہی بیمار۔ وہی بیماری وہی دوا کھائی اس نے اور اس کو آرام آگیا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ پہلے

دو حکم نازل ہوئے

جب آرام نہیں آرہا تھا ایک دوا کو کہ اثر نہ کر دو ایک جسم کے اجزاء کو کہ قبول نہ کرو اور جب خدا نے فیصلہ کیا کہ اب اس کو شفا دینی ہے تو دو نئے حکم نازل ہوئے۔ دوا کو کہا اثر کر اور جسم کے کیمیاوی اجزاء کو کہا کہ اس دوا کے اثر کو قبول کر۔ یہ قانون قدرت کا حصہ نہیں ہے یہ امر کے اندر آتا ہے۔ یعنی ہر واقعہ یا ہر تبدیلی جو ہوتی ہے اس کائنات میں وہ آسمان سے ایک حکم اترتا ہے تب ہوتی ہے۔ بے شمار حکم ایک گھنٹے کے اندر اُتر رہے ہیں کائنات میں۔ اللہ تعالیٰ ہماری زبان سے تو نہیں بولتا کہ مختصر زبان میں یہاں بول رہا ہوں۔ کسی اور جگہ بات ہی نہیں کر سکتا۔ میرے لئے ممکن نہیں۔ خدا تعالیٰ کا تو کائنات کے ہر ذرّے پر کلام نازل ہوتا ہے۔ اس کا امر ہے وہ نازل ہوتا ہے اور وہ اپنی مرضی کے مطابق متصرّف بالا رادہ ہے۔ ہر چیز میں تصرّف اپنے ارادہ سے جیسے چاہتا ہے اس کے مطابق وہ کرتا ہے۔

یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ۔

انسان! انسان کا یہ فرض تھا۔ انسان کی پیدائش کی یہ غرض اس کی زندگی کا یہ مقصد تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیار کا ایک زندہ تعلق پیدا کرے۔ اس کے لئے ایک تو وحی۔ قانونِ قدرت کے مطابق وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کے نیک بندے آتے رہے۔ انبیاء آئے جن پر شریعتیں نازل ہوئیں۔ ایسے نبی پیدا ہوئے جنہوں نے

یَحْکُمُ بِھَا النَّبِیُّوْنَ (المائدہ آیت ۴۵)

انہوں نے پہلی شریعت کے مطابق لوگوں کی ہدایت کے اور ان کی تربیت کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور پھر

ایک کامل شریعت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل ہوئی اور افراد اور نوعِ انسانی بحیثیت مجموعی خدا کے دربار میں داخل ہو، اس کے سامان پیدا ہونے شروع ہو گئے سورۃ انبیاء میں ہے۔ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُکُمْ بِالْوَحْیِ (آیت: ۴۶) جو میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ ان راہوں کو اختیار نہ کرو جو اللہ سے دور لیجانے والی ہیں تو اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ وحی نازل ہوتی ہے کہ میں تمہیں کہوں کہ تم ان راہوں کو اختیار نہ کرو اور اس کے ساتھ وہ دوسرا پہلو بھی عربی کے محاورے قرآن کریم کے محاورے کے لحاظ سے آجاتا ہے اور میں ان راہوں کی نشاندہی کرتا ہوں جن پر چل کے تم خدا کے قرب کو حاصل کر سکتے ہو اور اس کے پیار کو پا سکتے ہو۔ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ (انبیاء آیت ۴۶) اور جب اس شخص کو جس کے کان کو ابھی حکم باری نہیں ملا کہ وہ وحی کی آواز کو سنے وہ نہیں سنتا جب وہ انذار ہو اُس کو کہا بھی جائے۔ بتایا جائے۔ نشاندہی کی جائے۔ عقل بھی ہے دوسرے ہوش و حواس بھی ہیں مگر

خدا تعالیٰ کا حکم نہیں نازل ہوا

تو یہ جو معنی میں کر رہا ہوں یہ اس آیت کے مطابق ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے دلوں پہ انکے اپنے اعمال کی وجہ سے میں نے مہر لگا دی ہے لیکن وہ اپنا مستقل ایک مضمون ہے اپنے اپنے وقت پہ بیان ہوتے رہتے ہیں۔ پھر سورۃ زمر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ (آیت: ۱۹)

پہلے تو یہ تھا نا سنتے نہیں۔ اس میں یہ ہے کہ سنتے ہیں پھر انکو اللہ تعالیٰ یہ بھی ہدایت دیتا ہے اس فرد واحد کو، آتا ہے کہ تو سن اور سمجھ۔ پھر وہ پوری طرح سمجھتا ہے تو ہر تعلیم کے متعلق بنیادی حکم یہ ہے کہ عمل صالح کرو جو موقعہ اور محل کے مطابق ہو۔ بندے کو یہ اختیار دیا گیا ہے نا اور اسی وجہ سے اس کو ثواب ملتا ہے وہ سوچتا ہے کہ کونسا احسن طریق ہے اس حکم خداوندی پہ عمل کرنے کا اسکے مطابق وہ عمل کرتا ہے تو اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ جو بات کو سنتے ہیں خدا کے حکم کے ماتحت پھر جو سب سے بہتر عمل ہے اس کے نتیجہ میں فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اس کے مطابق وہ عمل کرتے ہیں۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدٰھُمُ اللّٰہُ یہ عمل اس واسطے احسن کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے رہا ہے اپنے زور سے نہیں وہ کر سکتے۔ ان کے اوپر احسن عمل کرنے کے لئے آسمانی ہدایت نازل ہوتی ہے اس شخص پر

وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ

اور حقیقی اور صحیح معنی میں یہی لوگ عقلمند اُولُوا الْاَلْبَاب کہلا سکتے ہیں کیونکہ جس غرض کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی اس غرض کو وہ پورا کرنے والے ہیں تو عقل تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی لیکن اسکے لئے دو ہدایتیں دو قسم کے دو پہلوؤں کی ہدایت نازل کی۔ ایک عام قانون جسطرح قانونِ قدرت ہے اسیطرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانونِ ہدایت بھی ہے۔ یہ جو شریعت ہے۔ یہ ہدایت کے لئے ساری تعلیم ہے۔ نا۔ مگر کوئی شخص صرف قرآن کریم کو پڑھ یا سن کے ہدایت نہیں پا سکتا۔ یعنی یہ کافی نہیں ہے انسانی عقل کے لئے کہ قرآن ہے کافی ہے ہمیں خدا تعالیٰ کے امر کی انفرادی آسمانی حکم کی، ہماری عقل پہ جو وارد ہوتا ہے ہمیں بعض دفعہ پتہ بھی نہیں لگتا اکثر پتہ نہیں لگنا کہنا چاہیئے۔ لیکن بہر حال وہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں۔ اگر قرآن کریم کی ہدایت جو اس قدر کامل اور مکمل ہے اگر قرآن کریم کی ہدایت جو اس قدر حسن اپنے اندر رکھتی اور قوت احسان جس میں پائی جاتی ہے اگر قرآن کریم کی ہدایت جس میں اس قدر جذب ہے۔ مقناطیس میں اتنا جذب نہیں جتنا اس کے اندر ہے۔ باہر جاتے ہیں قرآن کریم کی کوئی چھوٹی سی آیت پیش کر دیتا ہوں میں تو یوں کھنچتے ہیں اس کی طرف غیر مسلم یعنی اسلام کو نہیں مانتے لیکن اس وقت ان کے اوپر اثر ہوتا ہے اور وہ کھنچتے ہیں اس کی طرف۔

بڑا اثر رکھنے والی ہے۔

اگر یہ کافی ہوتی تو روسائے مکہ نے تیرہ سال تک جو مظالم ڈھائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین پر یہ نظارہ تو دنیا نہ دیکھتی۔ ہدایت ہے قرآن کریم جیسی ہدایت روحانی طور پر ایک ایسا نور کہ آنکھیں چندھیا جائیں عقل دنگ رہ جاتی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ قرآن کریم کی ہدایت ہے روسائے مکہ وہاں رہ رہے ہیں جن میں حضرت عمرؓ بھی ہیں اور بڑے غصے میں ہیں بڑے دلیر ہیں بڑے طاقتور ہیں بڑے رعب والے ہیں اور ان کے دل میں خیال آتا ہے قرآن کریم کی ہدایت ہوتے ہوئے عمرؓ کی عقل نے فیصلہ کیا۔ قرآن موجود تھا جب عمرؓ کی عقل نے یہ فیصلہ کیا۔ (رضی اللہ عنہ) کہ جاتا ہوں محمد صلے اللہ علیہ وسلم، انہوں نے تو محمد ہی کہا تھا سوچا ہوگا۔ گردن اڑا دیتا ہوں میں اپنی تلوار سے۔ ختم ہو جائے گا یہ سارا قصہ۔ کیا شور مچایا ہوا ہے بتوں کو برا بھلا کہتا اور ایک خدا کی منادی کر رہا ہے۔ یہ کیا فساد پیدا کیا ہے ہمارے شہر کے اندر۔ ساری عمرؓ کی عقل اس نتیجہ پہ پہنچی۔ قرآن موجود تھا وہاں نتیجہ یہ نکالا عقل نے کہ جا کے قتل کر دیتے ہیں۔ اسلام کو ختم کر دیتے ہیں۔ اس عقلی فیصلے کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے۔ وہی عمرؓ، وہی جوان وقت، وہی ان کا جوش، وہی ان کا جذبہ، وہی ولولہ، وہی وہی تلوار، اور اس کی دھار اتنی ہی تیز۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک ابھی پہنچے نہیں تو

آسمان سے حکم نازل ہو گیا

اسلام لاؤ اور جب وہاں پہنچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ آئے ہو عمر۔ بیعت کرنے آیا ہوں۔ عمرؓ کی طاقتیں عمرؓ کی عقل وہی تھی وہ نہیں تھی جو اس وقت تھی جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوئے؟ وہی تھی۔ ہماری عقل اگر ہم غور کریں اس نتیجہ پر پہنچنے پہ مجبور ہے کہ ہماری عقل بھی صحیح فیصلے اسی وقت کرتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا انفرادی امر آسمان سے نازل ہو۔ ورنہ عقل تو اندھی ہے اگر نیّرِ الہام نہ ہو۔ عقل تو دھندلکوں میں دیکھنے والی ہے اگر وحی کی روشنی اسے میسر نہ آئے۔

حضرت مسیح موعود نے فارسی میں اس مضمون کے کچھ شعر کہے ہیں، ان میں سے ایک دو میں نے آج کے لئے منتخب کئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

ہوش دار اے بشر کہ عقلِ بشر
دارد اندر نظر ہزار خطر

اے انسان ہوش سے کام لے کہ انسانی عقل کو نظر و فکر و استدلال میں ہزار خطرات پیش ہیں۔ عقل سوچتی تو ہے نا یہ اس کا کام ہے لیکن خطرات ہیں اس کے سامنے بڑے۔

ہست بر عقل منتِ الہام
کہ ازو پختہ ہر تصورِ خام

عقل پر یہ وحی و الہام کا احسان ہے کہ اس کی وجہ سے عقلِ ناقص کی سوچ پختہ ہو گئی اور اس نے دھندلکوں سے نکال کر عقل کو

یقین کی روشنی میں

پہنچا دیا۔

پھر آپ فرماتے ہیں اور بہت لطف آتا ہے اس شعر میں جو بیان کیا ہے جو استدلال کیا ہے جس طرح چھوٹی سی بات کہہ کے آپ نے بیان کر دیا۔ جس سے شروع میں میں نے بھی استدلال کیا تھا۔

گر خرد پاک از خطا بودے
ہر خردمند باخدا بودے

اگر عقل غلطی سے پاک ہوتی، اگر عقل ہمیشہ غلطی سے پاک ہوتی تو ہر صاحبِ عقل باخدا ہوتا۔ لیکن نظر تو یہ آرہا ہے کہ جو عقلی میدانوں میں دنیوی لحاظ سے آسمانی رفعتوں تک پہنچے وہ روحانی طور پر گندے زمین کے گندے حصوں میں ہمیں لوٹتے نظر آئے۔ کیونکہ سب سے بڑا گند جو ہے اس زمین پر وہ شرک کا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے میں ہے۔ تو ایک طرف وہ کہ دنیا میں خدا تعالیٰ نے ان کو ترقیات دیں لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کا حکم نازل نہیں ہوا اس واسطے

ہر خردمند باخدا بودے

والا نظارہ نہیں نظر آیا۔

تو ہم احمدی قرآن کریم کو پڑھنے والے اپنی علمی زندگیوں میں خدا کے جلوے دیکھنے والے اس کے پیار کو حاصل کرنے والے اس مقام پر علیٰ وجہ البصیرت کھڑے ہیں کہ ہر خیر اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھلائی اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے ۔ اور ذرا سی بھی دوری سے ہلاکت ہی ہلاکت ہے اور خیر کا کوئی پہلو اس میں سے نہیں ہمیں مل سکتا ۔ اس واسطے اپنے پیدا کرنے والے خدا سے ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ وفا کا تعلق قائم رکھو مضبوطی سے ۔ اس کے دامن کو جب پکڑا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت تم سے وہ دامن چھڑوا نہ سکے ۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب چہور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ کے بڑے بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب ظفر ریلوے گارڈ خانیوال کی اہلیہ جو مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل کی ہمشیرہ ہیں بعارضہ فالج شدید بیمار ہیں زیادہ اثر زبان اور اعصاب پر ہے ۔ اشارہ سے بھی کوئی چیز سمجھ نہیں سکتیں بولنے اور کروٹ لینے سے معذور ہیں ۔

(۲) مکرم ملک اللہ بخش صاحب کارکن وکالتِ دیوان تحریک جدید کے بچے بعارضہ بخار کھانسی زکام وغیرہ بیمار ہیں ان کی اہلیہ کی طبیعت بھی ناساز ہے ۔

(۳) مکرم راجہ نعیم اللہ خان صاحب دارالبرکات ربوہ کے بڑے بھائی کلیم اللہ خان صاحب جو بسلسلہ کاروبار بیرون پاکستان مقیم ہیں آج کل بیمار ہیں ۔

(۴) مکرم محمود احمد صاحب ملک سیکرٹری وقفِ جدید گوجرانوالہ بیٹہ گی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں ۱۸ ستمبر کو اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے ۔

(۵) مکرم امین الرشید صاحب ہاشمی کی والدہ محترمہ (اہلیہ قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم) آج کل بیمار ہیں ۔

(۶) مکرم طاہر نواز صاحب باجوہ منڈی شہر ضلع بدین کے بڑے بھائی ظلم فاروقی صاحب چار سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں ۔

(۷) مکرم نصر اللہ خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تونیکی ضلع گوجرانوالہ اور انکی اہلیہ محترمہ گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں ۔

احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

دوا
تدبیر سے ، اور
دُعا
اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابلِ اعتماد
اصولی علاج کے لئے
مطب
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۔ ۵۳۴

بے بی ٹانک
BABY TONIC
مٹی کھانے کی عادت بچوں میں عام پائی جاتی ہے ۔
بے بی ٹانک کے استعمال سے کیلشیم وغیرہ کی کمی دور ہوکر بچے مٹی کھانا ترک کر دیتے ہیں
قیمت ۔ ۵/
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور ، کراچی ، ہیڈ آفس ربوہ
فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار ، کیل ، چیل ، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ ۔ فیروز پور روڈ ٭ بالمقابل تھانہ اچھرہ ٭ لاہور
فون نمبر ۔ ۴۱۰۶۱۷

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے !

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶ ۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ ۔ لاہور
پر تشریف لائیں
فون نمبر ۶۸۱۲۶/۵۳۴۲۰ ٭ رہائش ۶۲۹۳ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۱۰۳۴۲۷
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵ ۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۔ ۶۲۶۱۸ ٭ گھر فون نمبر ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے
ربوہ آنے کی تاریخیں
۶-۷-۸ ستمبر ۱۹۸۰ء
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھُوالشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
ربوہ
بالمقابل ایوان محمود
فون نمبر ۶۰۴
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک فضل گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۳۹۹۷

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر:- ۵۲۱
فون گھر:- ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ
کو
یاد رکھیں

قادیان کا قدیمی محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نسخہ
کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبد القادر ابن
ماسٹر مامون خانصاحب گولبازار ربوہ

ڈسپنسر یا نرسنگ کا کام جاننے والے
دوست کی فوری ضرورت ہے معقول
تنخواہ اور رہائش کا انتظام ہو گا۔
فوری رابطہ قائم کریں۔
ڈاکٹر ایم ظفر کلیم ایم بی بی ایس
کوٹلی آزاد کشمیر
ٹیلیفون کوٹلی آزاد کشمیر:- ۷۷

برائے فروخت
"جہاں اور جیسے" کی بنیاد پر پلاٹ
۱۰/۲ فیکٹری ایریا ربوہ (سابقہ پرائمری
سکول) پر تعمیر شدہ کمروں کا ملبہ اینٹ
شہتیر، دروازے، بالے وغیرہ فروخت
کرنا مقصود ہے خواہشمند احباب
۸۰/۹/۳۰ تک اپنی پیشکش بند لفافہ میں
دفتر مومن اسٹیٹس میں دستی پہنچا دیں۔
پروپرائٹر:- مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ
فون نمبر:- ۵۱۷، ۴۴

جائیداد
کی
خرید و فروخت کیلئے
آپ کا
قابلِ اعتماد ادارہ
فضلِ عمر
پراپرٹی ڈیلرز
نزد
ریلوے پھاٹک
ربوہ
فون دفتر:- ۶۴۰
فون رہائش:- ۵۴۰

تین سال سے آپکی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی۔
مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و
فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر:- ۵۳۵

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ❀ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد

دیانت، خدمت، صداقت
مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر ربوہ
کا نصب العین ہے ہر قسم کے پلاٹس
مکانات، کوٹھیاں و زرعی زمین خریدنے
کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
خواجہ عبد المومن
پروپرائٹر مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
بالمقابل
مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ فون ۵۱۷

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱- فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور فون ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)
۱۲- ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)
ہیرو ہیرا مالٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
چوک گھنٹہ گھر ❀ گوجرانوالہ

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب
مشہور دواخانہ
(رجسٹرڈ)
ہو چکا ہے
زیر نگرانی
حکیم عبد الحمید جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان رح